مفتی اعظم ہند اور شخصی تکفیر

ازقلم: حضرت مولانا **محمد ابو ذر** امجدی قبلہ ﴿گھوسی، انڈیا﴾

شخصی تکفیر کا مسئلہ نہایت باریک وتحقیقی ہے، ہاں مگر بعد تحقیق انیق مسئلہ تکفیر ضروریات دین میں شامل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کے اقرار وانکار وارتیاب کا وہی حکم ہوگا جو ضروریات دین کے اقرار وانکار وارتیاب کا ہے۔ کہ جب مفتی نے مسئلہ تکفیر کی مکمل اور تحقیق صحیح کر لی اور وہ ہر اعتبار سے مطمئن ہوگیا تو تحقیق مکمل ہوتے ہی مجرم کو کافر ماننا پہلے خود مفتی پر فرض ہوگیا۔ پھر جب مفتی نے اپنی تحقیق سے دوسروں کو مطلع کر دیا مثلاً کفر کا صحیح فتویٰ جاری کر دیا تو اب دیگر مومنین کے لیے بھی مجرم کو کافر ماننا ضروریات دین میں سے ہوگیا۔ اب جو ضروریات دین کے احکام ہیں، وہی احکام یہاں نافذ ہوں گے، یعنی اس تکفیر کے علم یقینی واطلاع قطعی کے بعد اس میں توقف، انکار، تاویل، شک وارتیاب ودیگر منافی تصدیق امور کا ارتکاب ضرور کفر ہوگا۔

اب یہیں سے اشارہ مل گیا کہ وہ لوگ جو شاتمین خدا ورسول جل وعلا ﷺ ہیں، کفر صریح کرتے ہیں کہ جن کا کفر آفتاب نیم روز کی طرح عیاں ہے تو پھر جب ایسوں کی تکفیر کی جائے تو ان کے کفر میں، بعد اطلاع، شک وارتیاب بدرجہ اولی کفر ہوگا۔

فقہ وافتا کے شہسوار مفتی اعظم ہند علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے جب چند اشخاص کی ایسی صریح کفریہ عبارات کا جائزہ لیا جن میں تاویل کی چنداں گنجائش نہ تھی (اگر چہ کفریہ کلمات بکنے والوں کے معتقدین نے بے جا تاویلات کی کوششیں کیں) تو ان کی تکفیر فرمائی۔ اب ان اشخاص کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کفر کے گڑھے میں گرے۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے جن اشخاص کی تکفیر فرمائی ان میں سے چند کا ذکر اختصار کے ساتھ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

﴿۱﴾ **عنایت اللہ خان مشرقی** کی کفریہ عبارات پیش کر کے اس کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا:

''ان ناپاک اقوال میں بہت اقوال بدتر از ابوال وہ ہیں جو صراحتاً ہادم اساس دین وایمان، نافی ومنافی اسلام مومنان ہیں جن میں کوئی تاویل دور کی بھی نہیں ہو سکتی۔ اس کا قائل اور قابل یقیناً کافر قادیانی مرتد سے زائد اضر اکفر۔ اس کے کفر واستحقاق عذاب میں اصلاً شک وتامل کو راہ نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ'' (فتاوی مصطفویہ، ص:۱۱۲ ملخصا)

مشرقی کے متعلق دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''یہ تیسرا سوال مشرقی کے اقوال بدتر از ابوال اور اس کے زبوں حال پر ملال بدمآل سے متعلق آیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے غالباً ہر سوال میں نئے نئے اقوال پیش ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کتاب ایسے ہی خبیث اقوال کا خزانہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اس کے اقوال اسلام کو کفر، کفر کو اسلام ٹھہراتے ہیں۔ مذہب کو از نام اسلام پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو کھلا کافر، بت پرست مشرک بتاتے۔ اتباع واطاعت انبیا کو شرک بت پرستی سمجھاتے ہیں۔ اس کی کتاب میں ایسے اقوال ہیں جن کی تاویل صحیح نہیں ہو سکتی جن پر مطلع ہو کر قائل کے کفر وعذاب میں شک وارتیاب موجب کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ''۔ (فتاوی مصطفویہ، ص:۱۱۷، ملخصا)

﴿۲﴾ **افتخار الحق رھتکی** جو صریح کفر کر کے ڈینگیں مارتا پھرتا تھا کہ میری تکفیر میں علمائے بریلی کے قلم ساکت ہیں

اس کے متعلق جب مفتی اعظم ہند سے سوال ہوا تو فرمایا:

افتخار الحق صاحب رہتکی کی یہاں سے تکفیر ہوئی اور شائع ہوئی۔ یہاں کا رسالہ ''پشت خار'' چھپ کر ملک میں شائع ہو چکا ہے۔ آہ زمانہ کی حالت اب یہ ہے کہ ایسے واضح فاضح کفریات پر جب تک کوئی شخص کفر کا فتوی نہ دے لوگ انھیں کفر اور قائل کو کافر نہیں جانتے۔ نہیں نہیں ایک دو نہیں لاکھ کفر کے فتوے دیجئے مگر پھر بھی لوگ نہیں مانتے۔ اور یہی کہے جاتے ہیں سو میں سے ننانوے باتیں بھی کفر کی ہوں ایک اسلام کی ہو جب بھی کافر نہیں کہنا چاہئے۔ اس غلط و باطل دعوی کو دین کا فتوی سمجھا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی والیہ المشتکی ،فتوی دینے والے ہی کے سر ہوتے ہیں اسی کو مجرم ٹھہراتے ہیں گویا ان کے نزدیک کفر کا کوئی جرم نہیں کافر کہنا جرم ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وہ امر جس کا کفر ہونا بدیہی ہو روز روشن کی طرح آشکار ہو وہ جب ہی کفر ٹھہرے گا جب کوئی صاحب فتوی اسے کفر بتائے گا؟ صاف صاف غیر خدا کی خدائی کا ادعا اقرار بھی کفر نہیں تو یارب اور کفر کیا ہوگا؟ (ایضا ص: ۵۰ ملخصا)

﴿۳﴾ بریلی شریف محلّہ کبدز میں رہنے والا **ابو القاسم** نامی شخص جو خود کو خلیفہ اعلی حضرت بتاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو بہت کمزور ہو گیا ہے تجھ کو نماز معاف ہے۔

اس کے متعلق مفتی اعظم سے سوال ہوا تو فرمایا:

ابو القاسم، ابن القاسم یا قاسم اس نام کا کوئی شخص اعلی حضرت کا خلیفہ نہیں۔ اس کا یہ قول صریح کفر ہے۔ اور حضور پر نور سید عالم ﷺ پر عمداً افترا قبیح یہ یوں بھی کفر ہے۔ اور فرضیت نماز کا انکار ہے یوں بھی۔ اس قائل کے کافر و مستحق عذاب نار ہونے میں کیا شک ہے۔ (ایضا ص: ۸۹ ملخصا)

مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ **اشرف علی تھانوی** کو مذہب حنفی کے مطابق کیا کہنا چاہیے۔؟

فرمایا: علما عرب و عجم نے شخص مذکور کو اس بنا پر کافر کہا کہ اس نے حضور پر نور محبوب رب العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں ایسی صریح گستاخی کی اور کھلی گالی دی جس میں اصلاً تاویل ممکن نہیں۔ حفظ الایمان ص: کی عبارت کفر صریح ہے۔ مدتہا مدت بعد اس نے باطل تاویلات کیں۔ کفر واضح سے توبہ نصیب نہیں ہوئی۔

اخیر میں بد مذہبوں کے رد کرنے والی کتاب کی طرف رہنمائی فرمائی، فرمایا: شخص مذکور اور اس کے حواریوں کے دھوکے اور فریبوں سے جسے بچنا اور ان کی تاویلات رکیکہ باطلہ کی دھجیاں جسے اڑانا ہو وہ ''وقعات السنان'' دیکھے۔ (فتاوی مصطفویہ، ص۵۳:)